سورة آل عمران

آيات ١٨٩ - ١٨٢

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۚ ﴿١٨٢﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ
عَهِدَ اِلَيْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ
رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٨٣﴾
فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ الْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ
﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ
النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ
فِيْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ قف وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ
الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾
وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ز
فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾

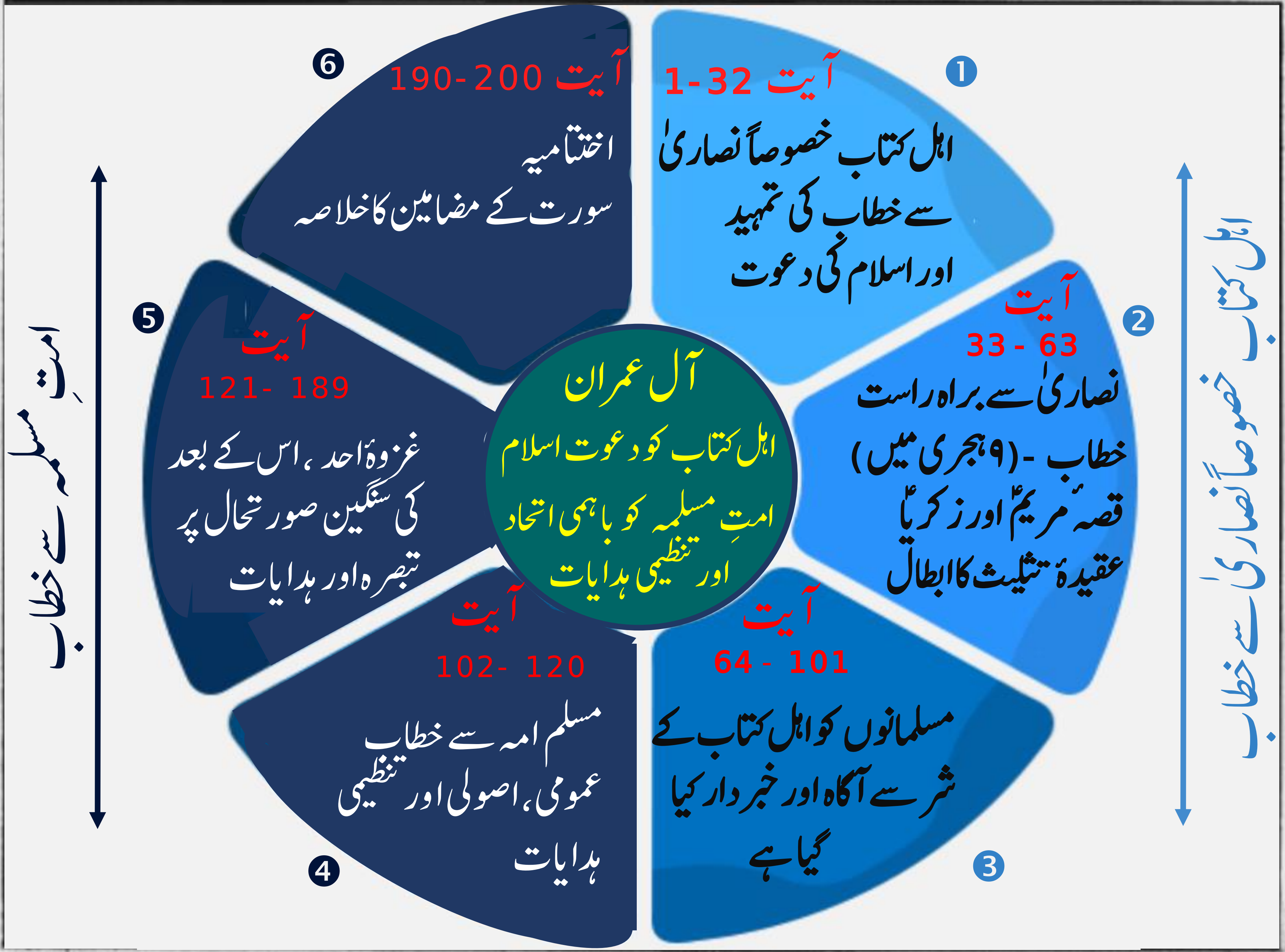

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب - (۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۝١٨٢

ذٰلِكَ بِمَا - یہ اس سبب سے جو

قَدَّمَتۡ - آگے بھیجا

اَيۡدِيۡكُمۡ - تمہارے ہاتھوں نے

وَاَنَّ اللّٰهَ - اور یہ کہ اللہ

لَيۡسَ - نہیں ہے

بِظَلَّامٍ - ذرّہ برابر بھی ظلم کرنے والا

لِّلۡعَبِيۡدِ - بندوں پر

عَبِيۡد - عبد کی جمع (بندے)

ظَلَّام - ظلم کرنے والا

۱- یہ مبالغے کا صیغہ ہے اور یہ مبالغہ بلحاظ کمیت نہ کہ کیفیت - یعنی تھوڑا سا ظلم بھی نہیں کرتا
۲- یہ لفظ مبالغہ کیلئے نہیں بلکہ نسبت کے معنی میں (جیسے خبَّاز، عطّار، بحَّار، تمَّار وغیرہ

یعنی وہ ظلم کی نسبت سے ہی مبرّا ہے

یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھ خود آگے بھیج چکے ہیں اور بیشک اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے

That is in recompense for what you have done.' Allah does no wrong to His servants

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۝١٨٢

- یہ سابقہ آیت کے تسلسل میں - قَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيۡرٌ وَّنَحۡنُ اَغۡنِيَآءُ ‌ۘ سَنَكۡتُبُ مَا قَالُوۡا وَقَتۡلَهُمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ
- یہود کو یہاں بتایا گیا کہ تمھیں جو عذاب دیا جائے گا وہ بلا وجہ نہیں ہوگا بلکہ وہ نتیجہ ہوگا ان کافرانہ باتوں کا جو وہ کہتے ہیں اور انبیاء علیہ السلام کے قتل ناحق جیسے کبیرہ گناہوں کا جس کے یہ مرتکب ہوئے
- یہ تمہارے اعمال بد کا نتیجہ ہوگا ورنہ اللہ تعالیٰ تو اپنی مخلوق پر ذرہ برابر ظلم کرنے والا نہیں ہے
- اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں کے ساتھ رحمت کا معاملہ کرنے والا ہے وہ تو ایک ایک نیکی پر کئی کئی گنا بڑھا چڑھا کر اس کے اجر و ثواب سے نوازتا ہے۔

إِنَّ اللّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا - ۴/۴۰

اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اگر کوئی ایک نیکی کرے تو اللہ اُسے دوچند کرتا ہے اور پھر اپنی طرف سے بڑا اجر عطا فرماتا ہے

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے یہود کا اپنے آباء واجداد کے گناہ (قتل انبیاء (علیہ السلام)) میں شریک ہونا اس بنا پر کہ انھوں نے کبھی اس عمل کی مذمت نہیں کی بلکہ اپنے آباء کے کارناموں پر فخر کیا
- دوسروں کے اعمال و کردار پر راضی ہونا، انہی کے اعمال و کردار کو انجام دینے کے مترادف ہے۔

اَلَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَیْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ

اَلَّذِیْنَ قَالُوْۤا - جنھوں نے کہا

اِنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ نے

عَهِدَ اِلَیْنَاۤ - ہم سے عہد لیا

اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ - کہ ہم بات نہیں مانیں گے کسی رسول کی

حَتّٰی یَاْتِیَنَا - یہاں تک کہ وہ لائے ہمارے پاس

بِقُرْبَانٍ - ایک ایسی قربانی

تَاْكُلُهُ النَّارُ - کھاتی ہے جس کو آگ

قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ - آپ کہہ دیجیے آ چکے ہیں تمہارے پاس

رُسُلٌ - کچھ رسول

قُرْبَانٍ: قربانی

قربان - ہر وہ چیز ہے جس کے وسیلے سے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے

مِنۡ قَبۡلِىۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىۡ قُلۡتُمۡ فَلِمَ قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۸۳﴾

مِّنۡ قَبۡلِىۡ - مجھ سے پہلے

بِالۡبَيِّنٰتِ - واضح (نشانیوں) کے ساتھ

وَبِالَّذِىۡ قُلۡتُمۡ - اور اس کے ساتھ جو تم نے کہا

فَلِمَ - تو کیوں

قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ - تم نے قتل کیا انہیں

اِنۡ كُنۡتُمۡ - اگر تم لوگ ہو

صٰدِقِيۡنَ - سچے

ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَآ أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ ٱلنَّارُ ۗ قُلْ قَدْ
جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِى بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَبِٱلَّذِى قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٨٣﴾

جو لوگ کہتے ہیں "اللہ نے ہم کو ہدایت کر دی ہے کہ ہم کسی کو رسول تسلیم نہ کریں جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی نہ کرے جسے (غیب سے آ کر) آگ کھا لے"، اُن سے کہو، "تمہارے پاس مجھ سے پہلے بہت سے رسول آ چکے ہیں جو بہت سی روشن نشانیاں لائے تھے اور وہ نشانی بھی لائے تھے جس کا تم ذکر کرتے ہو، پھر اگر (ایمان لانے کے لیے یہ شرط پیش کرنے میں) تم سچے ہو تو اُن رسولوں کو تم نے کیوں قتل کیا؟

To those who say: 'Allah has directed us that we accept none as Messenger until he makes an offering that the fire will consume', say: 'Other Messengers came to you before me with clear signs, and with the sign you have mentioned. So why did you slay them, if what you say is true?

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ

یہود کا خود ساختہ بہانہ اور اختراع

- یہود نبی کریم (ﷺ) پر ایمان نہ لانے کے بارے میں عذر پیش کرتے کہ ہمیں خود اللہ نے یہ کہا ہے کہ وہ اس وقت تک کسی نبی پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ کرے جسے عالم غیب سے آگ آکر معجزانہ طور اسے کھا نہ لے۔
- اگرچہ بائیبل میں یہ مذکور ہے کہ پہلے امتوں میں خدا کے ہاں کسی قربانی کے مقبول ہونے کی علامت یہ تھی کہ غیب سے ایک آگ نمودار ہو کر اسے بھسم کر دیتی تھی۔ لیکن یہ کسی جگہ بھی نہیں لکھا کہ اس طرح کی قربانی نبوت کی کوئی ضروری علامت ہے، یا یہ کہ جس شخص کو یہ معجزہ نہ دیا گیا ہو وہ ہرگز نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ محض ایک من گھڑت بہانا تھا جو یہودیوں نے آپؐ کی نبوت کے انکار کے لیے گھڑا
- آپ ﷺ کو کہا گیا کہ ان یہود سے کہئے کہ مجھ سے پہلے کئی ایسے رسول آئے جن کے ساتھ واضح معجزات موجود تھے اور وہ معجزہ بھی موجود تھا جس کا تم ذکر کر رہے ہو یعنی قربانی کو آگ کا جلانا۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ ایسے نبیوں اور رسولوں پر ایمان لانے کی بجائے تم انھیں قتل کیوں کرتے رہے ہو؟
- اس سوال سے نبی اکرم ﷺ کو تسلی اور آپؐ کی دلجوئی کہ یہ لوگ ایسا ہی سلوک اپنی تاریخ میں بیشمار رسولوں کے ساتھ کرتے آئے ہیں۔ (یہودیوں کی گزشتہ تاریخ کی بنیاد پر ان کے خلاف استدلال)

فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ ﴿۱۸۴﴾

فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ - پھر اگر انہوں نے جھٹلایا آپ کو

فَقَدۡ - تو البتہ

كُذِّبَ رُسُلٌ - تو جھٹلائے جا چکے ہیں

مِّنۡ قَبۡلِكَ - آپ سے پہلے

(ج ي أ)

جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ - وہ آئے واضح (نشانیوں) کے ساتھ

جَاءَ يَجِيءُ ، جَيْئًا - آنا

وَالزُّبُرِ - اور صحیفوں کے ساتھ

زُبُر - زبور کی جمع (صحیفے اوراق لکھے ہوئے)

زبر - لکھنا، نقل کرنا

زبور - وہ کتاب جو جلی اور گاڑھے خط میں لکھی گئی ہو

وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ - اور روشنی دینے والی کتاب کے ساتھ

مُنِير - کے معنی روشنی پھیلانے والا اور روشن دونوں

آسمانی کتب کا ضرورت کے ہر پہلو کو روشن کرنا

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ
الْمُنِيْرِ ﴿١٨٤﴾

اب اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو بہت سے رسول تم
سے پہلے جھٹلائے جا چکے ہیں جو کھلی کھلی نشانیاں اور صحیفے اور روشنی بخشنے والی
کتابیں لائے تھے

Then if they reject you, so were rejected messengers before you who came with miracles and with the Psalms and with the Scripture giving light.

محمد اقبال

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ

كُلُّ نَفْسٍ - ہر ایک جان

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ - موت کو چکھنے والی ہے

وَاِنَّمَا - اور بات صرف اتنی ہے کہ

تُوَفَّوْنَ - تم کو پورے پورے دیے جائیں گے

(و ف ي)

وَفَّى يُوَفِّي ، تَوْفِيةً - پورا پورا دینا (II)

اُجُوْرَكُمْ - تمہارے اجر

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن

فَمَنْ زُحْزِحَ - پس جو دور کیا گیا

(ز ح ز ح)

زَحْزَحَ يُزَحْزِحُ دور کرنا، بچانا

عَنِ النَّارِ - آگ سے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ

وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ - اور داخل کیا گیا جنت میں

فَقَدْ فَازَ - تو وہ کامیاب ہوا ہے

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ - اور نہیں ہے دنیوی زندگی

اِلَّا - مگر

مَتَاعُ الْغُرُوْرِ - دھوکے کا سامان

غُرُور - دھوکا

غَرُور - دھوکا دینے والا

غَرَّ يَغُرُّ، غَرًّا و غُرُوراً - دھوکہ دینا، بہکانا، بے جا امید دلانا

اردو میں غُرُور فخر کے معنی میں لکھا اور بولا جاتا ہے

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ اے انسان تجھے اپنے پروردگار کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ دیا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ
النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

آخر کار ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتش دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے رہی یہ دنیا، تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے

Every soul shall have a taste of death and you shall receive your full reward on the Day of Resurrection. Then, whoever is spared the Fire and is admitted to Paradise has indeed been successful. The life of this world is merely an illusory enjoyment.

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ

موت کا اٹل قانون اور اعمال کا پورا پورا بدلہ - اہل ایمان کی مزید دل جوئی

- اس آیت میں موت کے عمومی قانون کا تذکرہ ہے اور قیامت میں لوگوں کے انجام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس سے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور مومنین کی دلجوئی کا سامان بھی
- اس دنیا کی زندگی میں جو نتائج رونما ہوتے ہیں انہی کو اگر کوئی شخص اصلی اور آخری نتائج سمجھ بیٹھے اور انہی پر حق و باطل اور فلاح و خسران کے فیصلے کا مدار رکھے تو در حقیقت وہ سخت دھوکہ میں مبتلا ہو جائے گا۔
- یہاں کسی پر نعمتوں کی بارش ہونا اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ وہی حق پر بھی ہے اور اسی کو اللہ کی بارگاہ میں قبولیت بھی حاصل ہے۔اور اسی طرح یہاں کسی کا مصائب و مشکلات میں مبتلا ہونا بھی لازمی طور پر یہ معنی نہیں رکھتا کہ وہ باطل پر ہے اور راندۂ درگاہ ہے
- کوئی شخص دنیا میں ایسا نہیں جو موت کا مزہ چکھنے سے بچ جائے اور پھر وہ اللہ کے حضور پہنچ کر اپنے کیے کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور وہ نہ ختم ہونے والی ابدی زندگی ہوگی
- اگر یہاں اس دنیا کی عیش کوشی وہاں جہنم میں جانے کا باعث بن گئی تو کیا اندازہ اس خسران کا
- اور اگر اس دنیا کی چند روزہ تلخیاں جہنم سے بچنے اور جنت کے حصول کا ذریعہ ثابت ہوئیں تو کیا کہنا اس کامیابی کا

لَتُبْلَوُنَّ فِيٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۖ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَتُبْلَوُنَّ - تم کو لازماً آزمایا جائے گا

(ب ل و) بَلَا يَبْلُو ، بَلاءً - آزمانا

لَ- لامِ تاکید

نّ- نون تاکید

لتبلون - آزمائش کے استمرار پر دلالت کرتا ہے

فِيٓ اَمْوَالِكُمْ - تمہارے اموال میں

وَ اَنْفُسِكُمْ - اور تمہاری جانوں میں

وَلَتَسْمَعُنَّ - اور تم لوگ لازماً سنو گے

سَمِعَ يَسْمَعُ ، سماعًا و سَمْعًا - سننا

مِنَ الَّذِيْنَ - ان لوگوں سے جن کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ - دی گئی کتاب

مِنْ قَبْلِكُمْ - تم سے پہلے

وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

وَ مِنَ الَّذِيْنَ -اور ان لوگوں سے (بھی) جنھوں نے

اَشْرَكُوْٓا - شرک کیا

اَذًى كَثِيْرًا - بہت زیادہ اذیت (کی باتیں)

وَاِنْ تَصْبِرُوْا - اور اگر تم لوگ ثابت قدم رہے

وَ تَتَّقُوْا -اور تم لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا

فَاِنَّ ذٰلِكَ - تو یقیناً یہ

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ -حوصلے کے کاموں میں سے ہے

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ
مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِیْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

مسلمانو ! تمہیں مال اور جان دونوں کی آزمائشیں پیش آ کر رہیں گی، اور تم اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے

(Believers!) You will certainly be put to test in respect of your properties and lives, and you will certainly hear many hurtful things from those who were granted the Book before you and those who have associated others with Allah in His divinity. If you remain patient and God-fearing *131 this indeed is a matter of great resolution.

محمد اقبال

لَتُبۡلَوُنَّ فِيۡۤ اَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى كَثِيۡرًا ؕ

مومنین کی آزمائش، اللہ تعالیٰ کی ایک سنت

- یہی مضمون سورۃ البقرہ کی انیسویں رکوع میں بھی آچکا ہے (وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ) (آیت ۱۵۵)
- ایمان، اسلام، دعوت اور تحریک کی ہمیشہ سے یہ سنت ہے کی ان میں جان اور مال کی ابتلاء اس راستے کا خاصا ہیں - اس راستے پہ چلنے والوں کے لیے ثابت قدمی، صبر اور عزم کا زادِراہ نا گزیر ہے
- مومنین کی مالی آزمائش کا میدان، انفاق اور جانی آزمائش کا میدان، جہاد ہے
- صرف یہی نہیں بلکہ گروہِ منافقین و مشرکین کی طرف سے انتہائی تکلیف دہ اور دلِ آزار باتیں بھی سننی پڑیں گی۔ طعن و تشنیع اور الزامات کے تیروں کا سامنا ہوگا، تمہاری ہجو ہوگی، اپنی اور اپنے عزیزوں کی عزت و ناموس پہ حرف آئے گا
- آپ ﷺ کی اس تکلیف کا ذکر خود اللہ نے فرمایا ہے کہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ o فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ ٱلسَّاجِدِين - اے نبی ﷺ ہمیں خوب معلوم ہے کہ یہ (مشرکین) جو کچھ کہہ رہے ہیں اس سے آپؐ کا سینہ بھنچتا ہے آپؐ اپنے رب کی تسبیح کیجئے اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہوں

لَتُبۡلَوُنَّ فِيۡۤ اَمۡوَالِكُمۡ وَ اَنۡفُسِكُمۡ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى كَثِيۡرًا ؕ

- ان کے طعن و تشنیع، ان کے الزامات، ان کے بیہودہ طرز کلام اور ان کی جھوٹی نشر و اشاعت جیسی ناگوار اور تکلیف دہ باتوں کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کو صبر اور تقویٰ پر جمے رہنے کی تلقین
- وہ اس لیے کہ مسلمان جن کے سامنے دنیا کی اصلاح کا عظیم کام تھا وہ اس کام میں اس سطح پر ملوث نہیں ہو سکتے تھے۔
- انہیں بتایا گیا کہ ان کا کوئی رد عمل تقویٰ کے پیراہن سے باہر نہ ہو، زبانیں اللہ کے ذکر اللہ کی خوگر اور لغویات سے مجتنب رہیں۔ حدود الٰہی کا احترام ہمیشہ تمہارے پیش نظر رہے ان سے کوئی ایسی بات سرزد نہ ہو جو صداقت و انصاف، وقار و تہذیب اور اخلاق فاضلہ کے خلاف ہو - اللہ کے دین کی سربلندی تمہاری زندگی کا اصل ہدف ہو۔ یہی وہ عزیمت کے کام ہیں اور یہی عزیمت کا مقام ہے
- اعلیٰ اخلاقی قدروں کو کسی صورت میں نہ چھوڑنے کی ایسی عظیم ہدایت " ہدایتِ الٰہی" ہی ہو سکتی تھی یہ ایک مشکل کام ہے خاص طور پر جب اعلیٰ اخلاقی قدروں پہ چلنا سکہ رائج الوقت نہ ہو اس راہ کو اختیار کرنا کسی طرح عزیمت سے کم نہیں ــ لیکن جس راستے کا انتخاب ایمان والوں نے کیا ہے اس کا تقاضا تو یہی ہے اور یہی انبیائے اولوالعزم اور ان کے جاں نثاروں کا راستہ اور ان کی سنت ہے

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ - اور جب پکڑا (یعنی لیا) اللہ نے

مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ - ان لوگوں کا عہد جن کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ - دی گئی کتاب

لَتُبَيِّنُنَّهٗ - کہ تم لازماً کھول کر بیان کروگے اس کو

لِلنَّاسِ - لوگوں کے لیے

وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ - اور تم نہیں چھپاؤگے اس کو (یعنی کتاب کو)

فَنَبَذُوْهُ - تو انہوں نے پھینکا اس کو (یعنی عہد کو)

بَيَّنَ يُبَيِّنُ ، تَبْيِيْنًا کھولنا، واضح کرنا، تفصیل سے بتانا (II)

لتبیننه - میں ہٗ کی ضمیر، کتاب کی طرف

نَبَذَ يَنْبِذُ ، نَبْذًا - پھینکنا

نَبَذَ يَنْبُذُ ، نَبْذًا نچوڑنا

نَبِيْذ - نچوڑا ہوا عرق

فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَاشۡتَرَوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَبِئۡسَ مَا يَشۡتَرُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾

وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ - اپنی پیٹھوں کے پیچھے

ظھور - ظَھرٌ کی جمع (پشت)

وَاشۡتَرَوۡا - اورانہوں نے خریدا (یعنی حاصل کیا)

بِهٖ - اس کے (یعنی کتاب کے) بدلے

ثَمَنًا قَلِيۡلًا - تھوڑی قیمت کو

ثمن - قیمت

ثمین - قیمتی

فَبِئۡسَ - تو کتنا برا ہے

بِئۡسَ - کلمۂ ذمّ

مَا يَشۡتَرُوۡنَ - وہ جو یہ لوگ خریدتے ہیں

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ
فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿١٨٧﴾

اِن اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو اللہ نے ان سے لیا تھا کہ تمہیں کتاب کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانا ہوگا، انہیں پوشیدہ رکھنا نہیں ہوگا مگر انہوں نے کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر اُسے بیچ ڈالا کتنا برا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں

And recall when Allah took a covenant from those who were given the Book: 'You shall explain it to mankind and not hide it. Then they cast the Book behind their backs, and sold it away for a trivial gain. Evil indeed is their bargain.

محمد اقبال

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا

اہل کتاب کو آخری تنبیہ - ان کے عہد ومیثاق کی طرف ان کی توجہ مبذول کرانا

- اہل کتاب کو خطاب - کہ انہیں قربانی کو آگ کے کھا جانے والی نشانی تو یاد ہے (جس کا کوئی عہد توراۃ میں موجود نہیں) لیکن اللہ نے انہیں کتاب دیتے وقت ان سے جو عہد لیا تھا (جس کا ذکر جگہ جگہ بائیبل میں موجود ہے) اور جو خدمت عظمیٰ کی ذمہ داری ان پر ڈالی تھی وہ بھول گئے
- حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم کو جو آخری تقریر نقل کی گئ ہے وہ خاص طور پر اس عہد سے متعلق ہے جس کا ذکر یہاں ہوا
- یہ اس لیے بھی قابل غور ہے کہ ایک عظیم پیغمبر اور رسولؑ کی اپنی اس قوم کو وصیت ہے جس کو کتاب دی گئی، شریعت دی گئ اور جس کو شہادت علی الناس کا فریضہ سونپا گیا
- ہم تاریخ کے ایام کے آئینے میں اپنی اس ذمہ داری کے سبق کو اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں
- اس لیے اللہ کا اُن سے یہ عہد خاص طور پر ان کو دی گئ کتاب کی تبیین، تبلیغ، اس کو کھول کر بیان کرنے اور اس کے احکام کو نہ چھپانے سے متعلق واضح ہدایات پر مشتمل ہے

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا

- آپؑ نے بنی اسرائیل عہد لیتے ہوئے فرمایا کہ جو احکام (اس کتاب کی صورت میں) میں نے تم کو پہنچائے ہیں انھیں اپنے دل پر نقش کرلو

"اس لیے میری ان باتوں کو تم اپنے دل اور اپنی جان میں محفوظ رکھنا اور نشان کے طور پر ان کو اپنے ہاتھوں پر باندھنا اور تمھاری پیشانی پر ٹیکوں کی مانند ہوں اور تم ان کو اپنے لڑکوں کو سکھانا اور تو گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹے اور اٹھتے وقت ان ہی کا ذکر کیا کرنا اور تو ان کو اپنے گھر کی چوکھٹوں پر اور اپنے پھاٹکوں پر لکھا کرنا"

پھر اپنی آخری وصیت میں انھوں نے تاکید کی کہ فلسطین کی سرحد میں داخل ہونے کے بعد پہلا کام یہ کرنا کہ "کوہ عیبال" پر بڑے بڑے پتھر نصب کرکے توراۃ کے احکام ان پر کندہ کردینا۔

بنی لاوی کو توراۃ کا ایک نسخہ دے کر ہدایت فرمائی کہ ہر ساتویں برس عید خیام کے موقع پر قوم کے مردوں، عورتوں اور بچوں سب کو جگہ جگہ جمع کرکے یہ پوری کتاب لفظ بہ لفظ ان کو سناتے رہنا

- ان کا یہ فقرہ تو زبان زد عوام ہونے کے ساتھ ساتھ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

"جو کچھ میں تم سے اندھیرے میں کہتا ہوں تم اسے اجالے میں کہو اور جو کچھ تم کان میں سنتے ہو کوٹھوں پر اس کی منادی کردو"

وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ ۚ فَنَبَذُوهُ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا

- ... وَاللهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى ...

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر کتاب اللہ میں (کتمان والی) دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔ پھر انھوں نے یہ آیات تلاوت فرمائیں : (اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى .... البقرۃ : ۱۵۹، ۱۶۰] "بیشک جو لوگ اس کو چھپاتے ہیں جو ہم نے واضح دلیلوں اور ہدایت میں سے اتارا ہے.... " [بخاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم : ۱۱۸۔ و مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ،]

- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا , قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" (رواه البخاري)

- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "پہنچاؤ میری جانب سے چاہے ایک ہی آیت "

- حضرت ابوہریرہؓ نے حضور ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا : جو شخص کسی بات کا علم رکھتا ہو اور پھر وہ اسے چھپائے تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اسے آگ کی لگام پہنا دی گئی ہوگی۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا

○ کتمانِ کیا ہے؟

○ اللہ کی کتاب، اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے احکام کو

- ✓ گڈمڈ کرنا
- ✓ توڑ مروڑ کر پیش کرنا
- ✓ ان پر جھوٹ گھڑنا
- ✓ اللہ اور رسول ﷺ کے فرمودات کی بجائے دوسرے لوگوں کی باتیں دین بنا کر پیش کرنا
- ✓ قرآن کو لوگوں تک نہ پہنچانا
- ✓ قرآن کو قدرت واستطاعت کے باوجود کھول کر بیان نہ کرنا
- ✓ شہادت علی الناس کی ذمہ داری ادا نہ کرنا......

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ

لَا تَحْسَبَنَّ - نہ آپ ہر گز گمان کریں

الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ - ان لوگوں کو جو (بہت) اتراتے ہیں

بِمَآ اَتَوْا - اس پر جو انہوں نے کیا

أَتَى يَأتِي ، أتْيَاناً آنا، لانا، پہنچنا، کرنا

وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا -اور پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے

بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا -اس پر جو انہوں نے کیا ہی نہیں

فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ - پس نہ سمجھیں آپ انہیں

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ - کسی نجات میں عذاب سے

فَازَ يَفُوزُ، فَوزاً و مَفَازَة
کامیاب ہونا، نجات پانا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ - اور ان کے لیے ہی ہے ایک دردناک عذاب

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۠ (۱۸۹)

وَ لِلّٰهِ - اور اللہ کے لیے ہی ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ - حکومت آسمانوں کی

وَ الْاَرْضِ - اور زمین کی

وَ اللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ - ہر چیز پر

قَدِیْرٌ - قدرت رکھنے والا ہے

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٨٩﴾

تم گمان نہ کرو ان لوگوں کو جو اتراتے پھرتے ہیں اپنی کرتوتوں پر اور چاہتے ہیں
کہ ان کاموں پر ان کو سراہا جائے جو انھوں نے نہیں کیے ہیں۔ ان کو عذاب
سے بری مت سمجھو، حقیقت میں ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے، اور اللہ
ہی کے لیے ہے آسمان اور زمین کی بادشاہی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے)

Do not think that those who exult in their misdeeds and love to be praised for what indeed they have not done, do not think that they are secure from chastisement. A painful chastisement awaits them. To Allah belongs the dominion of the heavens and the earth; and Allah has power over all things.

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨٨﴾

- سابقہ آیات میں ان لوگوں کے کارنامے گنوا کر یہاں بتایا جارہا ہے کہ جن کے کارنامے یہ کچھ ہیں، جنھوں نے حقیر دنیوی مفادات کی خاطر بڑی ڈھٹائی کے ساتھ شریعت فروشی کی ہے، جو چاہتے ہیں کہ اس کام کا کریڈٹ حاصل کریں جو انھوں نے کیا نہیں۔ یہ اپنے آپ کو عذابِ الٰہی سے محفوظ نہ سمجھیں وہ دنیا میں بھی عذاب کی زد میں ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔
- یہ یہود کو عذاب کی سنگین دھمکی۔ کہ وہ لوگوں سے آسمانی کتب کے حقائق کا کتمان کرکے خوش ہو رہے ہیں ۔ ساتھ ساتھ ان کے علماء کی خودپسندی اور شہرت طلبی کا ذکر بھی، مذمت کی صورت میں
- اپنے فرائض پر عمل نہ کرنا اور اسے انجام دینے کا ادعا کرنا اور انجام نہ پانے والے عمل کے عوض مدح و ستائش کی توقع رکھنا ایک ناپسندیدہ اور مذموم کام ہے
- ساتھ ساتھ یہاں اس بات کی رہنمائی بھی حاصل ہوتی ہے کہ خودپسندی، شہرت طلبی، بے جا مدح و ستائش، چاپلوسی، سپاس ناموں میں بیان کی گئی جھوٹی تعریفیں اور جھوٹے کارنامے، سب سخت ناپسندیدہ اعمال میں سے ہیں
- فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ۵۳/۳۲ پس تم اپنے آپ کو بڑا پاک و صاف مت جتایا کرو، وہ خوب جانتا ہے کہ (اصل) پرہیزگار کون ہے
- اَلْهَلَاكُ فِي اثْنَتَيْنِ، الْقُنُوطِ وَالْعُجْبِ (ابنُ مَسعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ) ہلاکت دو چیزوں میں ہے: (۱) مایوسی (۲) اور خودپسندی میں

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨٨﴾

- عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : لَوْ لَمْ تَكُونُوا تُذْنِبُون خَشِيْتُ عَلَيْكُم أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، الْعُجْبَ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم گناہ نہ کرتے تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں تم خود پسندی کا شکار نہ ہو جاؤ - (البيهقي في شعب الإيمان)
- حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا:
- تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں۔ (1) بُخل جس کی پیروی کی جائے، (2) نفسانی خواہشات جن کی اتباع کی جائے، (3) آدمی کا اپنے آپ کو اچھا سمجھنا - (البيهقي في شعب الإيمان)
- خود پسندی سے بچنے کی مسنون دعا
- اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِى تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا (صحيح مسلم)
- اے اللہ ! میری ذات کو تقوی عطا فرما اور اسے پاکیزہ کر دے، تو ہی اسے بہتر پاکیزگی دینے والا ہے۔ تو ہی اس کا ولی و مالک ہے۔ اے اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جس میں خوف نہ ہو، ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔